اسلام کا فلسفہ شفا (- تحقیقی وتجز یاتی جائزہ

محمد مرتضیٰ*

پروفیسر ڈاکٹر طاہرہ K رت**

Safa'at is actually the symbol and manifestation of the grand status which Allah Almighty will bestow on our Prophwt(S A W) on the day of judgement.Allah will bestow him with Maqam.e.Mehmood (status of honour)and ask his will. The will of our Prophet is simple and clear that Allah Almighty must forgive the whole of his ummah. The basic concept of Safa'at 'is that Allah will allow his special beings to ask for Safa'at (divine forgiveness) for the sinful people on the day of judgment. Allah Almighty will accept their Shafa'at and will for give the sinners .It is indeed a great blessing of Allah Almighty on Muslim ummah that our Prophet (SAW)will be bestowed with Safa'at .e.Uzmai.e.Maqam.e. Mehmood by which the whole of our ummah will get resurrection. With this grand Safa'at,a muslim with the lowest level of faith will also get resurrection and thus will get rid of the dreadful Hell and will go to the blissfull Paradise.

شفا (- کا لغوی معنیٰ

شفارس کرنا، کسی دوسرے کی مدد کرنا، دعا کرنا یہ لفظ قرآن وحدیث میں کئی جگہ آیا ہے.اور یہ عام ہے خواہ دینا کے کاموں میں ہو یا آخرت کے امور میں اور اسکے معنیٰ یہ ہیں کہ ''کسی کے لئے ہوں اور قصوروں کی معافی چاہنا''[1]

*N Üãßne Üñ]† r ö]æ h çþ ^ö] àÂ ‡æ ^r jö] oÊ Ù] çòŠö]VèÂ^Ë ö]

شفا (- : آپس میں . ائم اور معافی سے درگزر کرنے کی درخواست ہے۔

شفا (- کا لفظ شَفَعَ سے ماخوذ ہے جس کا معنیٰ 5 اور زیادتی ہے۔ لفظ شَفَعَ کا مفہوم بیان کرتے ہوئے امام راغب اصفہانیؒ فرماتے ہیں:[ö Ë ! "Ü]ö òo]öo #$%&۳ ," ترجمہ: کسی ایک چیز کو اس جیسی دوسری چیز کے ساتھ 5 نے کو شفع کہتے ہیں۔قرآن مجید میں '' شفع'' کا لفظ جوڑے ''وتر'' کا لفظ طاق کے لئے

---

* پی ایچ ڈی سکالر، شعبۂ علومِ اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور۔

** ڈین فیکلٹی علومِ اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور۔

استعمال کیاH ہے۔جیسا کہ ارشاد ٭ نی ہے

±†ʼ(Ø]æ) !É $ ô]æ   ," جمہ : ñ اور طاق کی قسم

شفا (؛ کا اصطلاحی مفہوم

معصیت کبیرہ میں تخفیف عذاب ٭٭ لکل اسقاط عذاب ٭ صغا ٗ کی معافی ۔# نیکیاں اور ائیاں ا ہوں تو دخول A ٭ درجات کی بلندی کے لیے کوئی مقبول ٭ رگاہ صمد $ اللہ تعالیٰ کے حضور، اس کی اجازت سے ٭ اسکی » کردہ وجاہت اور محبو M کی C دیں کسی شخص کی شفا (؛ کرے

امام راغب اصفہانی شفا (؛ کا مفہوم بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

5* &ßÂ 4ñ^3æ &ô] †2 ^Þ †10 oô] /^. -Þ ,] &jÂ^Ë ô]æ

کسی ا ۔ چیز کو دوسری چیز کے ساتھ اس طرح 85 کہ دوسری چیز اسکی مدد کرے اور پہلی اس سے سوال کرے یہی شفا (؛ ہے۔

لفظ ''شفیع'' میں تو مطلقًا ا ۔ چیز کو دوسری چیز کے ساتھ 5 نے کا ذکر تھا۔لیکن اس میں ا ۔ کا دوسرے کی مدد 3/4 ت کرنے اور دوسرے کے سائل و ملتجی ہونے کا مفہوم ٭ جا ہے۔

امام راغب اصفہانی اس کی مز ± تشریح ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

ـ1oÞ=] ç: à.nô] &j<*†#æ &#†; o%Â] ç: à# /^. -Þ] oÊ 9.8jŠ7^# †$6]æ

اور لفظ شفا (؛ کو اکثر مرتبہ و مقام میں بلند درجے کی چیز کے ساتھ 5 نے میں استعمال کیا جا ہے۔یعنی ا ۔ کمزور ہو دوسرا طاقتور، ا ۔ ادنیٰ ہو دوسرا اعلیٰ۔

ان کو آپس میں اس طرح 5 دینا کہ کم حیثیت والا ٭ دہ حیثیت والے سے اِلتجاء و سوال کرنے والا بن جائے اور ٭ دہ حیثیت والا کم کی مدد والا ہو جائے۔

اسلام میں شفا (؛ کا مفہوم

اسلام میں شفا (؛ کا C دی تصور یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کو یہ اعزاز اور مقام و مرتبہ ارزانی فر ٭ ہے کہ وہ اللہ کے اذن سے اسکے H ہ گار بندوں کی شفا (؛ کریں اور اسکی ذات کریمانہ اپنے بے ٭٭ ں فضل و کرم سے ان کی شفا (؛ قبول فرمائے۔جسکے نتیجے میں اللہ تعالیٰ روزِ محشر حساب و کتاب جلدی شروع فرمائے گا اور H ہ گار بندوں کی بخشش و مغفرت فرما کر اپنی رضا اور A » فرمائے گا شفا (؛ کے لغوی مفہوم

میں یہ بات وضاحت سے بیان کی گئی ہے کہ شفاعت اور دعا ایک ہی چیز ہے شفاعت دراصل دعا ہی کا ایک دوسرا نام ہے ہر شخص کو اجازت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے اپنی ذات اپنے اعزّاء واقارب اور عامۃ الناس کیلئے دعا کرے اللہ رب العزت کی بارگاہ عالیہ میں دعا قبول ہوتی ہے لیکن یہ طے شدہ امر ہے کہ حضرت انبیاء کرام وصالحین، مومنین اور عامۃ الناس کی دعا مقبولیت کی کمی وزیادتی کے اعتبار سے برابر اور ہم پلہ نہیں ہوسکتیں۔ انبیاء کرام، اولیاء عظام اور صالحین، مومنین کی دعا بلاشبہ بدبخت کافر فاسق وفاجر اور کافروں کی دعاؤں سے زیادہ مقبول ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا:

A Ü㎡Â ! ㎡.(3 &®] ãâ?âD3 Ó *ç½2 B](Üã㎡Â) 9F2æ)

اور آپؐ ان کے حق میں دعا فرمائیں، بے شک آپؐ کی دعا ان کے لئے (باعث) تسکین ہے۔

دعا کے بارے میں جامع ترمذی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

K * JJH^Â I Ô] ,] H^ - GÔ] =†7 , FF

لہذا۔ جب مقربان الٰہی میں سے کوئی مقرب بارگاہ الٰہی میں دست دعا بلند کرے اور کسی ایسے شخص کی شفاعت کرے جسکی شفاعت سے حکم ممانعت وارد نہ ہوا ہو تو اسکی شفاعت مقبول ہوگئی اور یہ شفاعت دنیا میں بھی جائز ہے اور آخرت میں بھی۔ اسلام میں تصور شفاعت (سفارش) اس دنیا میں بھی جائز ہے اور آخرت میں بھی جائز ہے۔ دنیا میں شفاعت (سفارش) کو قرآن نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے

&ÔàD? éÒ)B) éÅ)ÈM) !:È) ' $ ã#)æ) ^ã)'#EÕ)㎡R(')&ÔàD? éÒ)S) ;) éÅ)ÈM) !:LÈ. ' $ ãL#)

* R ^jÑ# HSM) 9é?o½Â)&®] B)^6)æ) ^ã)'#EÕÈ(

جو شخص کوئی نیک سفارش کرے تو اسکے لئے (اس کے ثواب) سے حصہ (مقرر) ہے اور جو شخص کوئی بُری سفارش کرے اسکے لیے (اسکے عذاب سے) حصہ مقرر ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے

مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ جس طرح شفاعت (سفارش ودعا) دنیا میں جائز ہے اسطرح آخرت میں بھی جائز ہے آخرت میں شفاعت کے کئی ذرائع ہیں جن میں شرکائے نماز جنازہ کی شفاعت، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہی سے مؤمنین کا شفاعت کرنا۔ حضرت عثمان ابن عفانؓ اور حضرت اویس کرنیؓ کا کثیر لوگوں کی شفاعت کرنا، ایک جنتی شخص کا مستحق جہنم کی شفاعت کرنا، حافظ قرآن کا اپنے اہل خانہ کے لئے شفاعت کرنا، شہید کا اپنے رشتہ داروں کے لئے شفاعت کرنا، نابالغ بچوں کا اپنے والدین کیلئے شفاعت کرنا، قیامت کے دن روزوں کا شفاعت کرنا، قرآن مجید کا قیامت کے دن شفاعت کرنا۔ اہل آسمان وزمین اور مچھلیوں کا عالم کی

شفا (ۂ کڑ، طالبعلم کیلئے مچھلیوں کا شفا (ۂ کڑیہ . شفا (ۂ صغریٰ کے ذرائع ہیں اسلام میں شفا (ۂ کا
. سے بڑا ذریعہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی کیساتھ خاص ہے۔اس کا بیان آیۂ کریمہ میں
ہے:

WV *]ﷲ.?U# ^#N) Ó ®T) Ó $B)% B])oŠÂ)

عنقریبؐ آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز کرے گا۔

مقام محمود وہ مقام ہے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفا (ۂ فرما N گے اور اللہ اور اسکی جملہ مخلوق آپ کی
تعریف میں رطب اللسان ہوگی۔مقام محمود سے مراد مقام شفا (ۂ ہے۔

امام بخاریؒ نے اپنی جامع میں اسکو یوں بیان کیا ہے۔:

^ãn‹Þ !‹j* è$] 96 ojN&j#^nGÔ] /ç7 Bæ†nP7 X^LßLÔ] B] ÙçLGL7†L.LÂ àLe] àLÂ

C Ô\Ê Z o‹ßÔ] oÔ] èÂ^Ë Ô] oãjß* oj; !ËM] B4Ê^7 !ËM] B4Ê^7 BçLÔçLGL7

WW* =ç.U.Ô] /^G.Ô] &%Ô] &$8‹7 /ç7

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں بے شک لوگ روز قیامت چلیں گے۔ہر امت اپنے نبی کو تلاش کرے گئی
وہ کہہ رہے ہوں گے اے فلاں تو ہماری شفا (ۂ کر،اے فلاں تو ہماری شفا (ۂ کر یہاں تک کہ شفا (ۂ کی انتہا
نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگی پس یہ وہ دن ہوگا جس دن اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقام محمود پر فائز کرے گا۔

امام ترمذیؒ اپنی جامع میں تصور شفا (ۂ یوں بیان کرتے ہیں:

^#N) Ó ®T) Ó $B)% B])oŠÂ) &Ôç^ oÊ Z &%Ô] Ùç3T Ù^^J Ù^^]†L7†L: oLe] àLÂ

WN* FèÂ^Ë Ô] o: Ù^^J^ãßÂ 9ò3æ]ﷲ.?U#

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس قول
#‹L^T6ß8 oŠB])% $B)% Ó ®T) Ó ^#N) #ﷲ.?U#]ﷲ کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال
کیا گیا "آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ شفا (ۂ ہے"

سورہ النساء میں اللہ رب العزت نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ شفا (ۂ کا ذکر اہل معصیت کے باب
میں بڑے پند آموز پیرائے میں کیا ہے:

ÙÇ3?Ô] Ü‹ã)†Ë)j3] æ)%Ô]]æ †Ë)j3^Ë) Ó æ H®Y) Ü‹ã%ËÊ)]¢L.?%L $ ‚)ÜLã)çLÔ)æ)

We ^.Nt(T ^e]N)&%Ô]]æ I?)ç))

اور (اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اگر وہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی : مت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول بھی ا ê لئے مغفرت طلب کرتے تو وہ (شفا (کی بنا پہ) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہا $ مہر ن پ تے۔

اس آ $ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے نبی پ ک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاں روں کو واضح فرما یہ ہے کہ اگر اپنی جانوں پر ظلم کرنے کے بعد وہ مجھ سے بخشش طلبی کے خواہاں ہیں۔ تو وہ میرے محبوب کے دامن میں آ کر ا ê وسیلہ جلیلہ سے دعا مانگیں۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ا ê حق میں دعا فرما N تو اللہ کی بخشش و مغفرت اé طرف لپکتی چلی آئے گی اور ا ê کے خالی دامن عفو کی خیرات سے بھر جا N گے۔

اسلام کا تصور شفا (یہ ہے کہ اگر اسی Ki ن سے بتقصائے بشر $ ، جہا - ، مجبوری، غضب یہ شامتِ Ñ کی وجہ سے اگر کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو پھر آ ر یہ سماج کی طرح مایوس نہ ہوں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور د v مقربین الٰہی کی شفا (سے H ہ معاف ہو h ہیں۔ قرآن اس کی یوں وضا # کی ہے:

†Ëd7)Ø] B](Ø] é(.);"Ŧ à#(]çh®*)), ÜgŠ(Ë?)o%Â)]ç£?3])àL7V(L] f)=(^L<)(7 9L^?

*W+ Ü?:($] T?ç£Ëd] çi?Q(^9N(Y) h)ç?]

آپ فرمائیے اے میروں بندو! جنہوں نے ز یہ دتیا ں کی ہیں اپنے نفسوں پر، تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو اللہ تعالیٰ تما H ہ معاف کردے گا۔

ساتھ ہی قرآن مجید کی سورۃ النساء میں H ہ معاف کروانے کا طر i بھی واضح اور بلیغ # از میں بیان کر یہ :

Ǜç3?] Üa?)†Ë]jB] æ)Ø]]æ †?d]jB^Ë) ò æ H?Y) Üa?Š(Ë?)]¢.?)L$ _](ÜLa?)çL0)æ)

W5 ^.Nt(T ^e]Ñ)Ø]]æ I?)ç])

اور (اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اگر وہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی : مت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول بھی ا ê لئے مغفرت طلب کرتے تو وہ (شفا (کی بنا پہ) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہا $ مہر ن پ تے۔

اسلام کے مطابق یہ ت ذہن نشین رہے کہ شفا (کے مستحق صرف وہی لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور روز آ ت پر ایمان ر p ہوں۔ اور اپنے پیغمبر کی اطا (کرتے ہوں شریعت کے احکام پر عمل کرتے ہوں

اورممنوعات سے دوررہتے ہوں *ِ درہے نیکیوں کے* وجودبھی عذاب میں/ فتاری ہوسکتی ہےH ہوں کے *ِ وجودبخشش ہوسکتی ہے کیا ہوگا ہ یہ صرف اللہ جا { ہے۔بہرحال ہم نہیں جا... کہ ہمارا شمارکس/ وہ میں ہوگا اس سے ڈرتے رہنا چاہئے ارتکاب معصیت کے وقت عذاب الٰہی کے خوف کو دل میں جگہ دے کر معصیت سے* زرہیں۔اورا/ : انخواستہ شامتِ Ñ سے کوئیH ہ سرزد ہوجائے تو پھراللہ تعالیٰ کے در* رہیں فوراً سچے دل سے نبی* پ ک کے وسیلہ جلیلہ سے مغفرت طلب کریں۔تو اللہ تعالیٰ کوضرورتوبہ قبول کرنے والا اورمہر* ن *پ N گے

شفا (کی ضرورت واہمیت

پ نی کی ضرورت واہمیت اس پیاسے سے پوچھیں جس کا حال پیاس نے+ حال کر ہواوراسے* پ نی میسرنہ آرہاہو۔بھوکے سے روٹی کی ضرورت پوچھیں۔بیمارسے . # وہ کسمپ سی کی حا - میں ہوتو پوچھیے ذرا اس سے کس قدر وہ طا ۔ ہے اپنی صحت کیلیے؟ د* جہان کی تمام نعمتیں لٹا کروہ اپنی صحت کیلئے کوشش کررہا ہو* ہے۔

کسی ایسے آدمی سے پوچھیے جس کا اکثر حصہ آگ میں جل چکا ہوکتنی ضرورت ہے اس کومرہم پٹی اور علاج کی *ِ ایسے گھر میں جس میں آگ لگی ہو ۔مرداور عورتیں+ رجل رہے ہوں کس قدرضروت ہے اُن کو اس مصیبت سے ت *پ نے کے لیے امداد کی/ می کی شدت میں . # سامنے کوئی سایہÃ نہ آئے پھر پوچھئے اس شخص سے کتنی ضرورت ہے اسے سایہ کی۔

قیامت کے دن . # سورج سوانیزےپ ہوگا۔زمین پتèی ہوگی۔پچاس ہزارسال کا ا- دن ہوگا رب ذوالجلال اپنے جلال میں ہوگا۔بنی آدم کا$ رہاہوگا۔کلیجے منہ کوآرہے ہوں گےنفسانفسی کا عالم ہوگا اس حا - میں ساری مخلوق کوضرورت ہوگی کسی ایسی شخصیت کی جواس مشکل حال میں ان کی مدد کرسکے۔اس ضرورت کو پورا کرنے کیلئے وہ ادھرادھر بھاگ رہے ہوں گے۔

قیامت کے دن اولادآدم کوشفا (کی کتنی اورکس قدرضرورت ہوگی۔حضرت انس بن مالک قیامت کے دن شفا (کی ضروروا ہمیتپ روا$ بیان کرتے ہے۔

I 8e oÊ Üã - 8e X^ßô] k^# è#^nGô] /ç7 B^6]_] Ù^^ Ƶ I . UL# ^LßLjIL ; Ù^L^
Üni]†e^e ÜDn%Â àDôæ ^ãô mŠô ÙçGnÊ C eT oô] ^ßô ! ËM] BçôçGnÊ /=0 Bç*^LnÊ
&Þ^Ê o3ç . e ÜDn%Â àDôæ ^ãô mŠô ÙçGnÊ Üni]†e] Bç*^nÊ à . ; †ô] 9n%L1 &LÞ^LÊ

&%Ö] næT &Þ^Ê øŠn8e ÜDn%Â àDÖæ ^ãÖ mŠÖ ÙçGnÊ ø3ç# Bç*^nÊ &L%LÖ] ÜLn%L6
oÞç*^nÊ Ẕ I . U . e ÜDn%Â àDÖæ ^ãÖ mŠÖ ÙçGnÊ øŠnÂ Bç*^LnÊ &Lj . L%L6æ
, ^ãe] I . ;] I #^U# oß . ã%7æ oÖ B_çLnÊ oLeT oL%LÂ B_^Lj3^LÊ ^LãÖ^LÞ] ÙçL^^LÊ
Üj 98Ê] p%hÞ^Ê B^ . 7^Ê] I Y^3 &Ö†1]æ I #^U . Ö] C %%je] I . ; ^Ê Bo] oÞ† - UL*
q8* 93æ C Ö ! . Š7 9^æ C 3]T ! ÊT] I . U# ^7 Ù^GnÊ]ÑY^3] I L . L ; ^LÊ =çLÂ]
&<%^ oÊ B^6 à# k†1^Ê p%hÞ] ÙçGnÊ roj#] roj#] r h T ^7 Ùç^^Ê ! ËL * ! LËLM]æ
Üj 98Ê^Ê p%hÞ^Ê T^ßÖ] à# &Y†1^Ê B^ . 7] à# Ù= †1 à# è< ; Ù^G$# søÞ=] soLÞ=]
! ÊT] I . U# ^7 Ù^GnÊ]ÑY^3 &Ö†1] Üj u I #^U . Ö]t C %je] I . ; ^Ê è r Ö]†LÖ] =çLÂ]
, Ù^^ à . nÊ oÖ B\ñ] h T ^7 Ùç^^Ê ! Ë * ! ËM]æ &h8* 93æ ! . Š7 9L^æ C 3]T
Ù^^ à# ^ãß# àY †1 , oj . vÂ æ oñ^7†<6æ oÖ4Y æ o*^Â æ ÙçGnÊ &%Ö] ,] &LÖ]
* Ww &%Ö] ,] &Ö] ,

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں: ''کہ ہمیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتاتے ہوئے فر*یا:
قیامت کے روز لوگ د*ی کی موجوں کی ما # بے قرار ہوں گے تو وہ حضرت آدم علیہ السلام کی : مت میں حاضر ہوکر عرض کریں گے کہ اپنے رب کی* رگاہ میں ہماری شفا (کیجئے وہ فرما N گے میں اس کام کے لائق نہیں ہوں تم ا. اہیم علیہ السلام کے* س جاؤ! کیوè وہ اللہ کے خلیل ہیں۔ پس وہ حضرت ا. اہیم علیہ السلام کی : مت میں حاضر ہوجا N گے جس* وہ فرما N گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے* س جاؤ کیوè وہ کلیم اللہ ہیں پس وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی : مت میں جا N گے وہ فرما N گے کہ میں اس کام کا اہل نہیں ہوں لیکن تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے* س جاؤ۔ کیوè وہ روح اللہ اور اس کا کلمہ ہیں۔ پس وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے* س جا N گے وہ فرما N گے میں اس قابل نہیں1تم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے* س جاؤ پس وہ میرے* س حاضر ہوجا N گے تو میں کہوں گا کہ ہاں! یہ تو میرا کام ہے۔ پس میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت مل جائے گی اور مجھے ایسے حمدیہ کلمات الہام کئے جا N گے جن کے ساتھ میں اللہ کی حمد وثنا کروں گا وہ اب مجھے مستحضر نہیں ہیں۔ پس میں ان محامد سے اس کی تعریف و توصیف بیان کروں گا اور اس کے حضور سجدہ ر: ہوجاؤں گا پس مجھے کہا جائے گا کہ اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، مانگو کہ تمہیں *ی جائے گا اور شفا (کرو کہ تمہاری شفا (قبول کی جائے گی۔ میں عرض

کروں گا اے میرے رب! میری امت، میری امت پس فرمایا جائے گا کہ جاؤ اور جہنم سے اسے نکالو جس کے دل میں جو کے برابر بھی ایمان ہو پس میں جا کر یہی کروں گا۔ پھر واپس آ کر ان محامد کے ساتھ اس کی حمد وثنا بیان کروں گا اور اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا پس کہا جائے گا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائیگی، مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے میں عرض کروں گا اے میرے رب! میری امت، میری امت! پس فرمایا جائے گا کہ جاؤ اور جہنم سے اسے بھی نکال لو جس کے دل میں ذرے کے برابر یا رائی کے برابر بھی ایمان ہو۔ پس میں جا کر ایسے ہی کروں گا پھر واپس آ کر انہی محامد کے ساتھ اس کی حمد وثناء بیان کروں گا اور پھر اس کے حضور سجدے میں چلا جاؤں گا پس فرمایا جائے گا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں قبول کی جائے گی میں عرض کروں گا اے رب! مجھے ان کی (شفاعت کی) اجازت بھی دیجئے جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہے پس وہ فرمائے گا مجھے اپنی عزت وجلال اور اپنی کبریائی وعظمت کی قسم میں انہیں ضرور دوزخ سے نکال دوں گا۔ جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہے''۔

اسی مفہوم کی ایک اور حدیث جو سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بخاری شریف کتاب التفسیر میں منقول ہے۔

^$Nè#^nGô] /ç7 Bæ†nP7 X^ß0] B] ÙçG7 ✱.Â àe] m8.3 Ù^^ o%Â àLe /=] àLÂ
oô] èÂ^Ë ô] oãjß* oj; !ËM] B4Ê^7 !ËM] B4Ê^7 BçôçG7 ^Lãn<Þ !L<j* è#] 9L6
WA * =ç.U.ô] /^G.ô] &%ô] &$8<7 /ç7 C ô\Ê Z o<ßô]

''آدم بن علی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے روز لوگ گروہ در گروہ اپنے اپنے پیغمبروں کو تلاش کریں گے اور عرض کریں گے کہ اے نبی! ہماری شفاعت فرمایئے۔ اے نبی! ہماری شفاعت فرمایئے۔ حتیٰ کہ شفاعت کی تلاش حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہو گی اور یہ وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا''۔

صحابہ کرام کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شفاعت طلب کرنا شفاعت کی ضرورت واہمیت کو چار چاند لگا دیتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک انبیاء کے بعد سب سے محبوب ترین نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

WK * &ÞÂ]ç '' ?)æ)Ùã ÞÂ)&ËÞ] o) '' (T)

اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہیں۔

صحابہ کرام پھر بھی شفا ؑ کے طا . ہیں اور نبی ٔ پ ک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شفا ؑ کی ٔ ٔ ردرخوا - پیش کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں چندر ٔ ت ذیل میں Ü کی جاتی ہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ کی شفا ؑ طلبی

* ٔ درہے کہ طلب ہمیشہ ضرورت کے پیش Ã ہوتی ہے بیسیوں صحابہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شفا ؑ طلب کی متعدد احاد ٔ$ مبارکہ سے یہ ٔ ت ٔ $. ہے کہ مختلف موقعوں پ . # کبھی صحابہ کرام نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شفا ؑ طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی بھی کسی کو یہ نہیں فر ٔ ٔ کہ تمہارا مجھ سے شفا ؑ طلب کر ٔ شرک ہے اور یہ کہ اپنے اللہ سے طلب کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شر ٔ نہ کرو۔ اس سلسلے میں چندر ٔ ت ذیل میں Ü کی جاتی ہیں۔

^Þ] Ù^GÊ è . nGÔ] /ç7 oÔ ! Ë 7 B{ Ƶ o<ßÔ] mÔz3 Ù^^ &ne] àÂ C Ô^# àe y Þ] àÂ
o%Â oß<%h* ^# Ùæ] oß<%|] Ù^^ } C <%|] à7zÊ &%Ô] ÙçL3T ^L7 mL%L^ Ù^L^ 9LÂ^LÊ
m%^ B]^n . Ô] I ßÂ oß<%| ^Ê Ù^^ }~]†PÔ] o%Â C GÔ] ÜÔ B^Ê m%^ Ù^L^ ~]†LPLÔ]
€4$Ô]]\ : oh1] , oÞ^Ê • çUÔ] I ßÂ oß<%| ^Ê Ù^^ }B]^n . Ô] I ßÂ C GÔ] ÜÔ B^Ê
WR * ! |]ç . Ô]

''حضرت انس بن مالک ؓ اپنے والد سے روا ٔ$ کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ قیامت کے دن میری شفا ؑ فرما N آپ نے فر ٔ ٔ میں ایسا کرنے والا ہوں۔ میں نے عرض کیا * ٔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کو کہاں تلاش کروں۔ آپ نے فر ٔ ٔ پہلے مجھے (پل) صراط پ تلاش کر ٔ میں نے عرض کیا وہاں نہ ملیں تو؟ فر ٔ ٔ میزان کے ٔ س ڈھو ٔ ۔ میں نے عرض کیا ا ٔ وہاں بھی نہ ملیں تو کہاں؟ فر ٔ ٔ تم حوض کو ٔ پ مجھ کو تلاش کر ٔ کیو è ان تینوں جگہوں میں سے ہی میں کسی جگہ ہوں گا۔

سواد بن قارب ؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے عرض کیا:

Qñ^• 96 o%Â Bç#^# C Þ]æ]†n• oòM , &%Ô] B] I ãM^Ê
Q7^| ,] ,] àn#†6 ,] àe] ^7 &%Ô] oÔ] è8ËM àn%3† . Ô] oÞ=] C Þ]æ
* NVh T^^ àe =]ç3 àÂ à . e c]ç3 èÂ^ËM æ_ , /ç7 ^ßNËM oÔ àDÊ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی رب نہیں اور ہر غا $ کے * رے میں آپ اما $ دار ہیں۔

اور آپ مرسلین میں سے بحیثیت شفیع عنداللہ ہونے کے L سے * دہ قری $ ہیں۔ اے * ک ۔ رگ لوگوں کی اولاد یہاں -- کہ انہوں نے یہ کہا: سو آپ میرے سفارشی ہو جا N جس میں کوئی سفارشی نہ ہوگا۔ آپ کے سوا جو سواد بن قارب کے کام آنیوالا ہو۔

حضرت مازن بن العضوب . # مسلمان ہو کر آئے تو انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شفا (- طلب کی اور یہ اشعار پڑھے۔

k†8ö] oö] B^. Â à# oÊ ^nËö] hçr* ojnh# m‹1 &%ö] Ùç3T C nö]

NW , jËö^e ! YT^Ê oeT oö†ËdnÊ ^PUö] ƒ|æ à# †n1^7 oö !Ë jö

* رسول اللہ! میں آپ کے * س حاضر ہوا ہوں اس حال میں کہ میری سواری عمان سے عرج -- کے میدان قطع کرتی آئی ہے * کہ آپ میرے لیے شفا (- کریں اے وہ بہترین ذات جو کنکریوں پر چلنے والوں میں . سے بہتر ہے۔ سو میرا رب مجھے معاف کر دے * کہ میں کامیاب لوٹ جاؤں۔

. # حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان ۷۰ ہزار لوگوں کا ذکر فر * یا جو بغیر حساب و کتاب کے . A میں داخل ہوں گے تو حضرت عکاشہؓ نے عرض کیا * رسول اللہ! آپ اللہ * ک سے میرے لئے بھی دعا فرما N کہ اللہ * ک مجھے بھی ان میں شامل فرمالیں تو آپ نے فوراً بغیر کسی توقف کے فر * یا "انت منهم" کہ تم انہی لوگوں میں سے ہو۔ ۲۲

یہ جملہ ر * یت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے د * میں طلب شفا (- کے جواز پر دلا -- کرتی ہیں۔ صحابہ کرامؓ میں سے بعض وہ ہیں کہ جنہوں نے واضح طور پر ''اشفع لی'' کی تعیین کے ساتھ شفا (- طلب کی۔ * دخول . A کو بعض نے طلب کیا۔ اور کسی نے یہ طلب کیا کہ وہ اولین و سابقین میں سے ہو جائے۔ کسی نے طلب کیا کہ وہ حوض والوں میں سے ہو جائے، کسی نے . A میں پڑوس اور معیت کو طلب کیا۔

شفا (- کا حکم

کسی چیز کا حکم اس کی ضرورت واہمیت کے پیش Ã ہوا کر * ہے گو * . ائم کی معافی اور درجات کی بلندی کے لیے اللہ تعالیٰ نبی * ک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شفا (- کا حکم دیتا ہے قرآن ضرورت شفا (- کو یوں بیان کر * ہے۔

. ائم کی معافی اور درجات کی بلندی کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفا (-

* Ne m(ß#(ç.?]æ)à)n(ß#(ç.?]æ) Ó ‹(#V)(†Ë(j)3]æ)?

ظاہر ہے کہ ایما ارمردوں اورعورتوں کے لئے مغفرت کا چاہنا ان کے لئے شفا (-
ہےاور اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم فرمایا ہے کہ ان کے لئے شفا (- کیجئے۔

شفا (- کی ضرورت واہمیت کے پیش Ã حضور کا اختیارِ شفا (- کو ترجیح دینا

شفا (- کی ضرورت واہمیت کے سلسلے میں حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ اور حضرت ام حبیبہؓ روایت کرتے ہیں:

oeT IßÂ à# ...] o^*] Ɀ &%0] Ùç3T Ù^^ Ù^^ o8 r M ,] C 0^# àLe „ çLÂ àLÂ
o:æ èÂ^Ë 0] ...†j1^Ê èÂ^Ë 0] àne æ èß r 0] oj#] ‡ P 91 I 7 B] àne o†n†Ê
N+* ^M &%0^e c † 7 , ...^# à. 0

حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
میرے پاس اللہ کا پیغام آیا اور مجھے اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا کہ میری آدھی امت کو A میں داخل کر دے یا میں شفا (- کروں۔ میں نے شفا (- کو اختیار کرلیا اور یہ شفا (- ہر اس مسلمان کے لئے ہے جو شرک پر نہیں مرے گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کے لیے شفا (- کو اختیار فرمایا کیونکہ نصف امت کی بخشش کو اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گوارا کر لیتے تو باقی امت میں سے کسی خطا کار و گنہگار کیلئے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے التجا کرتا کہ حضور ہم پر بھی Ã کرم کیجئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عدم اختیار کی صورت میں کیسے بارگاہ الٰہی سے بخشش کی دعا کرتے؟ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شفا (- کو ترجیح دی۔ دوسری وجہ شفا (- اختیار کرنے کی یہ تھی کہ رب تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے احوال جو بعد میں پیش آنے والے تھے آپ کو دکھا دیئے گئے جیسا کہ حدیث پاک میں مذکور ہے:

Üã - 8e C G3 æ f I 8e oj#] oG%7 ^# m7T] Ù^^ &Þ] Ɀ o‹ßL0] àLÂ è‹n‹ ; /] àLÂ
/ç7 oßn0ç7 B] &j0^ŠÊ Üã%‹^ Ü# ,] oÊ p‹3 ^ . 6 &%0] à# C 0_ p‹3 æ I 8e H^L#=
N5* 98ËÊ ÜãnÊ èÂ^ËM è#^nG0]

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے وہ احوال دکھائے گئے جو میرے بعد میری امت کو پیش ہوں گے بالخصوص ان کا ایک دوسرے کو قتل کرنا اور اس امر کا حتمی وقطعی فیصلہ علم الٰہی میں ہو چکا تھا جیسا کہ پہلی امتوں کے متعلق عذاب کے حتمی فیصلے علم الٰہی میں ہو چکی تھے۔ لہٰذا میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ التجاء کی کہ وہ مجھے میری امت کے حق میں قیامت کے دن حق شفا (- » فرمائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا (میری التجاء قبول فرمائی)۔

ان روایات سے $ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شفا (- کے اختیار کو ترجیح اس لئے دی کہ اگر میں نے آدھی امت بخشوالی تو آدھی امت کی شفا (- کی ضرورت قیامت کے دن کون پوری کرے گا۔

دوسرے O ء علیہم السلام کو بھی اپنی امت بخشوانے کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفا (- کی ضرورت ہوگی یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم د v O ء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ سے اذن شفا (- دلوا N گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا O ء علیہم السلام کو حق شفا (- دلانا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ صرف اپنی امت مرحومہ کی شفا (- فرما N گے بلکہ اس کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت یہ بھی ہے کہ روزِ قیامت جلیل القدر O ء علیہم السلام کو بھی بارگاہ الٰہی سے شفا (- کا حق دلا N گے۔

è#^nGô] /ç7 B^6]_] Ù^^ Z &%ô] Ùç3T B] &ne] àÂ Q86 àe oe] àe 9nËhô] àÂ

Nw* ††Ê †n• ÜãjÂ^ËM Q ; ^2æ Üã<nh1 æ àn<ßô] /^#] mß6

حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں قیامت کے دن O ء علیہم السلام کا امام ہوں گا اور ان کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ گفتگو کرنے والا اور ان کو اللہ تعالیٰ سے شفا (- کا حق دلانے والا ہوں گا اور یہ بات بطور فخر کے نہیں کہہ رہا۔

معلوم ہوا کہ حضور نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ صرف یہ کہ گنہگار، خطا کار امتی کی شفا (- کریں گے بلکہ د v O ء علیہم السلام کو بھی حق شفا (- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ملے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ا ê لیے بارگاہِ الٰہی میں سفارش کریں گے جس سے رب رحمان ان کو شفا (- کا حق دے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائے شفا (- کا بیان

شفا (- کی ضرورت واہمیت کے پیش Ã حضرت ابوھریرہؓ ایک روایت پیش کرتے ہیں۔

B] &%Ö] H^M B] I7T^Ê ^çÂ= o‹þ 9DÖ Ƶ &%Ö] Ùç3T Ù^^ Ù^^ ^L†L7†L: oLe] àLÂ

NA * è#^nGÖ] /ç7 oj#, èÂ^ËM o*çÂ= ƒ‹j1]

حضرت ابوہریرہؓ سے روا$ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فر*ما: ہر نبی کی ای- مقبول دعا ہوتی ہے۔ پس میں نے چاہا کہ اپنی دعا کو محفوظ رکھ چھوڑوں* کہ قیامت کے روز اپنی امت کی شفا﴿ کروں۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے راو$ ہے آپ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فر*ما:

^ãþ, èÂ^Ë Ö] ...†j1^Ê èßr Ö] oj#] ‡ Pþ 91 I7 B] àne æ èÂ^Ë Ö] àne ...†Ln1

* NK ànjç%j. Ö] ànñ^h†Ö] àn‹þ\. %Ö ^ãßDÖæ, }ànGj. %Ö ^ãþæ†*] oË6]æ ÜÂ]

مجھے اختیار د*یاH کہ چاہے میں (قیامت کے روز) شفا﴿ کا حق اختیار کروں* یا آدھی امت کو بغیر شفا﴿ A. میں داخل کر*ا جائے پس میں نے شفا﴿ کو اختیار کر لیا کیوè وہ عام ہے۔ پوچھاH کہ کیا آپ اسے متقین کے لیے خیال کرتے ہیں؟ جواب د*ا کہ نہیں وہ تو Hہ گاروں، خطا کاروں اور Hہوں سے آلودہ لوگوں کے لیے ہے۔

حق شفا﴿ کی ت-جیح کیوں؟

کسی کے ذہن میں یہ سوال آ سکتا تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اتنی بڑی بخشش کو چھوڑ کر شفا﴿ کو کیوں اختیار کیا؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود ہی اس کی وجہ بتا دی کہ وہ عام ہے۔ یعنی اس میں کسی حد کی تخصیص نہیں، پہلے میں حد و قید تھی اگر اس حد کے ختم ہونے کے بعد کسی غر$H ہ گار امتی کی نگاہ مجھ پر پڑ جاتی اور رو کر پکار*ا: یا رسول اللہ! مجھ پر بھی کرم کیجئے $ میری رحمت یہ گوارا کر سکتی تھی کہ وہ دھائی دے کر بھی محروم رہ جائے۔ اس لیے میں نے حقِ شفا﴿ کو ت-جیح دی* کہ کوئی امتی ہمیشہ کے لیے جہنم میں نہ رہ جائے اور ابد*ی سزا اس کا مقدر بن جائے لہٰذا میں نہیں چاہتا کہ میرا کوئی بھی امتی بخشش سے محروم رہ جائے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دامن شفا﴿ گنہگاروں کے لیے اتنا وسیع کر د*ا کہ کل قیامت کے دن شفاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امیدوار تنگی داماں کا تصور ہی نہ کر سکے گا۔

مذکورہ بالا حد$ کے الفاظ ''àn‹þ\. %Ö ^ãßDLÖæ'' گنہگاروں کے لیے شفاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کا پیغام ہے۔

نیکوکارتو اپنے رب کے وعدے سے بخشے جا N گے۔ پورا قرآن اللہ کے نیک بندوں سے بخشش و مغفرت کے وعدوں کے ساتھ بھرا ہوا ہے۔5 حظہ فرمائیے۔

* NRÜmV(Â) †Y]æ) ^ †Ë(d# Üg?)..(^U)ö(P ö]]ç%?(Âæ)]çß#?0 à)7V(ö] &%?‡ I)Âæ)

اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وعدہ فر*یا ہے

(کہ) ان کے لئے بخشش اور بڑا اجر ہے۔

*eV 4N-'Ê)æ) &?#(^N‡Ë(d# Ü6?8()&%?‡]æ)V ‰i oþ^eT =^MT]

اللہ تعالیٰ تم سے اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ فرماتا ہے۔

نیکوکاروں سے تو پہلے ہی اللہ تعالیٰ بخشش کا وعدہ فرما چکا ہے لیکن شفا (- کے ضرورت مند تو گنہگار تھے کہ ان کی بخشش کا سامان کیا جائے اس لئے آقائے*نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شفا (- کو اختیار فر*یا کہ حق شفا (- اس وقت --*. قی رہے گا. # -- میری رضا پوری نہ ہو جائے لہٰذا میں اس وقت -- راضی نہ ہوں گا . # -- کہ اپنا آ ی مومن امتی بھی دوزخ سے نہ نکال لوں۔

آپ کے دوزخی اُمتیوں کو شفا (- کی ضرورت

د*وی آگ میں اگر کوئی جل رہا ہو تو جلنے والے سے پوچھیے اس کو کتنی تکالیف اور مصا$ کا سامنا ہے ایک لمحہ بھی. دا * -- سے*. ہر ہے۔ دھکتے ہوئے انگاروں کے د ی -- *. دا * - نہیں ہوسکتا یہ د*وی آگ کا حال ہے۔آگ اور پھر دوزخ کی آگ، دوزخ کی آگ کی ایسی وا*یں جن سے دوسری وا*یں بھی پناہ مانگتی ہیں جو کم بخت اس میں جل رہے ہوں گے ان سے ذرا پوچھیے کتنی ضروت ہے کسی مددگار سفارشی دعا کرنے والے اور شفا (- کرنے والے کی۔ نبی*پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دوزخیوں کی رہائی کی ضروت کے پیشÃ اللہ تعالیٰ کے د*ر میں سجدہ ریز ہوں گے دعا N کریں گے ان کی شفا (- کریں گے اور ان کو دوزخ سے رہائی کے پروانے جاری کرا N گے۔

اس سلسلے میں درج ذیل رو*یت پیشÃ ہیں۔

Ù^^ Q:_à# †e^ß# H^n<þ4ö Ƶ &%ö] Ùç3T Ù^^ Ù^L^ X^L<Â àLe &L%Lö] I L<Â àLÂ
f I7 àne ^. ñ^^ &n%Â I8^] , æ{ &n%Â y %Y] , f †<ß# oG<7æ ^Lãn%LÂ BçLŠ%L r LnÊ
oj#] hT ^7 Ùç^^Ê f I8e à# oj#] øG<7æ èß r ö] oö] oLe ŠL8L<7 B] èÊ^L†L# oLeT

hT ^7 Ùç^^Ê C j#^e !ß2] B] I7†* ^# I . UL# ^L7 9LYæ^LÂ &L%LÖ] ÙçLGLnÊ oLj#]
Üãß#æ &%Ö] è . ; †e èß r Ö] 91 I7 à# Üãß . Ê Bç‹3^UnÊ Üãe oÂ I nÊ Üãe^ŠU% r Â
Š8e I^ Ù^Y†‹6^D2 ohÂ] oj ; !ËM] Ù]‡{ z . Ê ojÂ^Ë e èß r LÖ] 9L1 I L7 àL#
Q - dÖ T^ß%Ö m6†* ^# I . U# ^7 ÙçGnÊ T^ßÖ] B‡^1 ^DÖ^L# oL*]æ T^LßLÖ] oLÖ] ÜLãe
eW* ènGe à# C j#] oÊ C eT

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روا$ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فر*ما یا (قیامت کے دن) تمام O ءعلیہم السلام کیلئے سونے کے â بچھائے جا N گے وہ ان پر بیٹھیں گے اور میرا â خالی رہے گا میں اس پر نہ بیٹھوں گا بلکہ اپنے رب کریم کے حضور کھڑا رہوں گا اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے .A میں بھیج دے اور میری امت، میرے بعد کہیں بے* رو مدد گار رہ جائے اس لئے عرض کروں گا اے میرے رب! میری امت، میری امت۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے محمد! تیری کیا مرضی ہے تیری امت کے ساتھ کیا سلوک کروں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں میں عرض کروں گا اے میرے رب ان کا حساب جلدی فرما دے۔ بس ان کو بلا* یا جائے گا اور ان کا حساب ہوگا کچھ ان میں سے اللہ کی رحمت سے .A میں داخل ہوں گے اور کچھ میری شفا (سے، میں شفا (کر* رہوں گا یہاں - کہ میں ان کی رہائی کا پروانہ بھی حاصل کرلوں گا جنہیں دوزخ میں بھیجا جا چکا تھا یہاں - کہ مالک داروغہ جہنم عرض کرے گا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ نے اپنی امت میں سے کوئی بھی آگ میں *. قی نہیں چھوڑا کہ جس پر اللہ رب العزت*. راض ہو۔

]_] Ü: I ñ^^ ^þ]æ ^Ñæ†1 ÜãÖæ] ^þ] Ü%3æ &ÖÖæ &n%Â ‹] o%L2 &%Ö] Ùç3T Ù^^ Ù^^ y þ] àÂ
]çŠò7]]‡] Ü:† ‹# ^þ{æ]çŠ‹;]_] Üã8Ë # ^þ{æ]çjPþ]]_] Üã‹nh1 ^þ{æ] I LÊæ
‡ Ö] o%Â „ çh7 oeT o%Â /=] I Öæ /†6] ^þ]æ f I ne \ò#ç7 , n*^Ë . LÖ]æ è#]†LDLÖ]
eN*Tç ß# •Ö•Öæ{ BçßD# I ne Üãþ^6 /=^1

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فر*ما یا کہ قیامت کے روز . سے پہلے میں ہی اپنی قبر سے*. ہر نکلوں گا اور . # . لوگ*. رگاہ ا یزدی میں اکٹھے ہوں گے تو میں ان کا پیشواء ہوں گا اور . # . لوگ خاموش ہوں گے تو میں ہی ان کا خطیب ہوں گا اور

۔ #/ فتار ہوں گے تو میں ہی ان کی شفا عت کروں گا اور ۔ # ۔ لوگ مایوس ہوں گے تو میں ہی ان کو ت کی خوش خبری دوں گا ۔ ۔ رگی اور ۔ A کی چابیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی ۔ میری عزت اللہ کے ۔ د ۔ ۔ اولاد آدم سے ۔ د ہے اس روز ہزاروں خادم میرے ارد گرد ہوں گے ایسا معلوم ہوگا کہ وہ (گرد وغبار سے محفوظ) سفید (خوبصورت) ۔ے ہیں ۔ بکھرے ہوئے موتی ہیں

صحیح بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ میں حضرت ابو سعید خدریؓ سے روا ۔ ۔ ری تعالیٰ کے حوالے سے ا ۔ طویل حد ۔ ک مروی ہے جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روا ۔ ری تعالیٰ اور اہل ایمان اور کفار و مشرکین کا اپنے اپنے معبودوں کے ساتھ ا م کا ذکر فر ۔ ۔ کہ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرتے ہیں مثلاً بعض اہل کتاب نے حضرت عز ۔ علیہ السلام کو اللہ کا Q ٹھہر ۔ بعض نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا Q کہا ایسے لوگ دوزخ کا ایندھن بنائے جا N گے جبکہ مومن ۔ N گے ۔ پل صراط سے بھی چشم زدن میں ۔ بجلی کی ما # ۔ ہوا کی ما # ۔ تیز رفتار گھوڑوں اور تیز رواو ۔ $ کی ما #/ رجا N گے ۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مومنین کا اپنی مومن بھائیوں کی شفا عت کرنے کے ۔ ب میں صحابہ کرام سے فر ۔ ۔:

]_] sT^< r %Ö \ò#ç7 à#•.Ö] à# ÜDÖ àn<* I^ pUÖ] oÊ ˆIM^ß# oÖ I M^Le ÜLjþ] ^L.LÊ
^ß8# Bç%P7]çþ^6 s^ßþ]ç1] ^ßeT VBçLÖçLGL7 ÜLãþ]çL1] oLÊ]çL r Lþ I L^ ÜLãþ]]æ]T
&<%^ oÊ Ü*I Yæ à.Ê]ç<:_] V oÖ^8* &%Ö] ÙçGnÊ ^ß8# Bç%.87 æ ^ß8# BçL#çLPL7æ
Üã – 8eæ Üãþç*^7T^ßÖ] o%Â Ü:Tç2 &%Ö] /†U7æ]çY†1^Ê B^.7] à# T^ß7= Ù^G$#
Bæ=ç87 Üj]ç^†Â à# BçY††nÊ &n^^3 „ ^Pþ] oÖ]æ &n# I^ oÖ] T^ßÖ] oÊ h^• I^
à# BçY††nÊ]çY†1^Ê T^ß7= ‡ Pþ Ù^G$# &<%^ oÊ Ü*I Yæ à.Ê s]ç<:_] ÙçGnÊ
sB^.7] à# ˆT_ Ù^G$# &<%^ oÊ Ü*I Yæ à.Ê]ç<:_] VÙçGnÊ Bæ=çL8L7 ÜLj]çLÊ†LÂ
&%Ö] B]t]æ H†^^Ê]ç^I P* ÜÖ B^Ê V I n83 çe] Ù^^]çÊ†Â à# BçY††nÊ]çY †1^Ê
ee * u^ãË8 – 7 èßŠ ; C * B]æ ˆT_ Ù^G$# Ü%v7 ,

تم مجھ سے حق میں مطالبہ کرنے میں جو تمہارے لئے واضح ہو چکا ہے آج اس قدر سخت نہیں ہو جس قدر شدت کے ساتھ مومن اس روز اللہ سے مطالبہ کریں گے جس وقت وہ اللہ سے

مطالبہ کریں گے جس وقت وہ دیکھیں گے کہ وہ نجات پا گئے ہیں۔تو اپنے بھائیوں کے حق میں مطالبہ کریں گے وہ عرض کریں گے اے رب! (یہ) ہمارے بھائی (ہیں جن کو تو نے دوزخ میں ڈال دیا ہے) ہمارے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے، ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ (نیک) عمل کرتے تھے۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ جس کے دل میں دینار کے وزن کے برابر ایمان پاؤ اسے (دوزخ سے) نکال لو اور اللہ تعالیٰ ان کی صورتوں کو آگ پر حرام کر دے گا پس وہ ان کے پاس آئیں گے جبکہ بعض قدموں تک اور بعض پنڈلیوں تک آگ میں ڈوبے ہوئے ہوں گے چنانچہ جن کو وہ پہچانیں گے انہیں نکال لیں گے پھر واپس لوٹیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا جس کے دل میں نصف دینار کے برابر بھی ایمان پاؤ اسے نکال لو، پس وہ جسے پہچانیں گے نکال لیں گے۔ پھر وہ واپس لوٹیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا جس کے دل میں ذرے کے برابر بھی ایمان پاؤ اسے بھی نکال لو چنانچہ وہ جسے پہچانیں گے نکال لیں گے۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جسے یقین نہ آتا ہو، وہ یہ آیت (بے شک اللہ ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا اور اگر کوئی نیکی ہوتو اسے دگنا کر دیتا ہے اور اپنے پاس سے بڑا درجہ» فرماتا ہے ,پڑھ لے۔

خلاصۂ بحث

اس مضمون میں تصور شفاعت کو قرآن حدیث کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے جسکا لباب یہ ہے۔ ۱۔ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں شفاعت امر جائز ہے جو کہ نص صریح سے ثابت ہے۔۲۔ روز قیامت حضرت انبیاء کرام، صالحین، مومنین، صدیقین درجہ بدرجہ شفاعت کریں گے۔۳۔ روز قیامت شفاعت درج ذیل مقاصد کیلئے ہوگی۔(الف) روز قیامت حساب وکتاب جلد شروع کرنے کیلئے (ب) بغیر حساب وکتاب جنت میں داخلہ (ج) گناہوں کی بخشش ومغفرت کیلئے (د) بعض لوگوں کے عذاب میں تخفیف کیلئے (ہ) بعض لوگوں کے درجات میں بلندی کیلئے اللہ رب العزت قادر مطلق اپنے بندوں پر مہربان اور رحیم ہے اس کی بارگاہ صمدیت میں شفاعت سے مراد ہرگز کسی قسم کی زبردستی اور جبر نہیں بلکہ وہ اپنے نیک بندوں کی وجاہت، اعزاز اور اکرام کی خاطر گناہ گاروں کے بارے میں ان کی سفارش قبول فرمائے گا۔

عقیدہ شفاعت یہ ہے کہ تمام لوگوں سے ہر حال الگ الگ معاملہ کیا جائے گا اور شفاعت ایسے لوگوں کی بھی ہوگی جو جہنم میں عذاب بھگت رہے ہوں گے لہذا ایک مومن کو ڈرتے رہنا چاہئے کہ اگر ان کے شامت اعمال کی وجہ سے ایک مدت تک جہنم کا عذاب سہنا پڑے تو وہ کتنا تکلیف دہ مرحلہ ہوگا۔اس کے تصور

سے بھی بندہ کا $ جا ہے اس د* میں تو Kا ن معمولی معمولی تکالیف. دا ۔ نہیں کرسکتا تو کیا جہنم کی اس دہکتی ہوئی آگ کو. دا ۔ کرلے گا جس کے* رے میں ارشاد* ری تعالیٰ ہے۔

^gn%Â) ^?) n)U(ö]æ) X^$ö] ^ i)=ç^$]TN)ÜD?%(i']æ) ÜDŠ)EÊP])]ç L^?çLßE#)! à)L7'V(L$] ^Lgy%])

e+* B)æ†?ç7?#) Bç%8Ê7æ) Ü i?#)]) b#)&%ö] BçP?87), E] I)M(Ž)4 •(êD)ö%#)

اے ایمان والوتم اپنے آپ کواوراپنے اہل وعیال کواس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے اس جہنم پر بڑے سخت مزاج فرشتے ہیں اور وہ اللہ کے حکم کی (کسی صورت میں بھی *) فرمانی نہیں کرتے اور (نہ احکام کی بجاآوری میں K ہل کرتے ہیں بلکہ) جو بھی حکم * جائے اسے فورا بجالاتے ہیں۔

لہذا ہر Kا ن اپنے آپ سے یہ عہد کرے کہ وہ شرعی اوامر ونواہی پر کاربند رہے گا اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے محبوب کی شفا (ـ کا امیدوار ہوتے ہوئے اسے ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کے عذاب کا خوف بھی لاحق رہے اس لئے کہ کسی کو معلوم نہیں کہ اسکا شمار کس طبقہ میں ہوگا۔

حوالہ جات وحواشی

۱۔ شیخ، وحیدالزماں، ^dö...]Š7 I Uö، مطبوعہ نورمحمد کارخانہ تجارت کتب، کراچی ۳/۹۷

۲۔ شیخ، محمد طاہر، #r . ! Ue^T] ,Tçþ]، مطبوعہ نولکشور ہند ۲/۲۰۰

۳۔ امام راغب الاصفہانی، [ö. Ë†=[... Êo •†7Q]öG†0B، ایران، مطبعہ: مات ۱۴۲۴ھ، ص ۲۶۳

۴۔ الفجر ۸۹:۳ ۵۔ المفردات: ص ۲۶۳

۶۔ المفردات: ص ۲۶۳ ۷۔ التوبہ ۹:۱۰۳

۸۔ ترمذی، امام محمد بن عیسیٰ، جامع ترمذی، ملتان فاروقی کتب خانہ ۱۹۸۳۔ ح: ۲۱۳۹

۹۔ النساء ۴:۸۵ ۱۰۔ بنی اسرائیل ۱۷:۷۹

۱۱۔ بخاری، امام محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کراچی، قدیمی کتب خانہ ۱۹۶۱ء، ۲:۶۸۶

۱۲۔ جامع ترمذی: ۲/۱۴۲ ۱۳۔ النساء ۴:

۱۴۔ الزمر ۳۹:۵۳ ۱۵۔ النساء ۴:۴ ۶

۱۶۔ مسلم، امام مسلم بن حجاج قشیری، صحیح مسلم، کراچی، قدیمی کتب خانہ ۱۹۵۶ ۱:۱۰۸۔۱۰۹؛ البخاری ۱:۴۷۰؛ جامع الترمذی، ۲:۶۶

۱۷۔ صحیح البخاری، ۲:۶۸۶۔؛ احمد بن m، مسند احمد بن m، بیروت، مکتبہ الاسلامیہ ۱۹۷۸، ۲:۴۴۱؛ ابونعیم

الاصبہانی ؛ حلیۃ الاولیاء بیروت ،درالکتب عربی ۱۹۸۰ ،۸:۳۷۲

۱۸۔ المائدہ ۱۱۹: ۱۹۔ جامع الترمذی،۴:ح:۳

۲۰۔ البیہقی ،امام ابوبکر بن حسین ، دلائل النبوۃ للبیہقی ، بیروت ، دارالکتب العلمیہ ۱۹۸۵ ،۲:۲۵۱ ؛ ابن حجر، فتح الباری شرح صحیح بخاری ،امام العسقلانی، لاہور ،دارنشرالکتب الاسلامیہ ۱۹۸۱ ،۷:۸۰

۲۱۔ ابونعیم الصبہانی ،دلائل النبوۃ لابی نعیم، حیدرآباد دکن، مجلس دائرہ معارف الاسلامیہ ۱۹۵۰ ص:۷۷

۲۲۔ جامع الترمذی،۴:۶۳۱، ح:۴۶ ۲۳۔ محمد ۴۷:۱۹

۲۴۔ جامع الترمذی،۲:۶۷۔ ؛ سنن ابن ماجہ، ح:۴۳۰۷۔ ؛ الطبرانی، امام سلیمان بن احمد، المعجم الکبیر، عراق، مکتبہ الزہرا ۱۹۸۴ ،۱۸:ح:۱۳۳۳۔ مسند احمد بن m ،۶:۲۳، ۲۴

۲۵۔ الحاکم، امام ابوعبداللہ محمد، المستدرک للحاکم ، مکتبہ مکۃ المکرمہ، دارالباز،۱:۶۸؛ کنزالعمال،۱۴:۳۹۰۷۶

۲۶۔ جامع الترمذی،۵،ح:۳۱۳؛ سنن ابن ماجہ،۲، ح:۴۳۱۴۔ ؛المستدرک،۱:۱۷

۲۷۔ صحیح البخاری، ح:۵۹۴۵۔ ؛ صحیح مسلم،۱، ح:۳۴۰۔ ؛ ابن ماجہ، امام محمد بن یزید القطروینی، سنن ابن ماجہ، کراچی، ایچ ایم سعید کمپنی، ۲، ح:۴۳۰۷

۲۸۔ ابن ماجہ ،۲، ح:۴۳۱۱ ؛ مسند احمد بن m نے ۲:۷۵

۲۹۔ المائدہ ۵:۹ ۳۰۔ البقرہ ۲:۲۶۸

۳۱۔ المستدرک للحاکم ،۱:۶۵، ۶۶

۳۲۔ الدارمی ،ا# ابومحمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن، سنن دارمی، ملتان نشر السنہ ،۱:ح۴۹

۳۳۔ صحیح البخاری،۲:۱۱۰۷؛ صحیح مسلم،۱:۱۰۳۔ ؛ Kئی، امام احمد بن شعیب ،سنن Kئی، کراچی، قدیمی کتب خانہ،۲:۲۶۹

۳۴۔ التحریم ۶۶:۶